حصہ دوّم

انوارِ مدینہ

نعتوں کا مجموعہ



علیم صبا نویدی

مرتب:
ڈاکٹر جاویدہ حبیب

انوار مَدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیم صبا نویدی

زیر اہتمام:
ڈاکٹر جاویدہ حبیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نقشِ اوّل

''پیش نظر مجموعہ'' انوار مدینہ'' ابا حضور (حضرت علیم صبؔا نویدی) کے نعتوں کے تیسرے مجموعے کا انتخاب ہے۔ اس انتخاب پر میرے کرم فرمائے من پروفیسر حضرت قبلہ احمد سجاد رانچی اور پروفیسر سید نیاز احمد جمالی چنئی کی بے حد ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے اس نعتوں کے انتخاب پر اپنی گراں قدر تاثرات سے ہمیں سرفراز فرمایا۔

ان نعتوں سے متعلق مؤلفہ کی رائے ''رائی برابر'' ہے۔ گویا اس ضمن میں سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ لیکن اس انتخاب پر حضرت قبلہ احمد سجاد صاحب وسید نیاز احمد چنئی کی تاثراتی جملے میرے لیے ایک بیش بہا اور انمول تحفہ کی حیثیت رکھتے ہیں اُمید ہے کہ میری یہ جسارت دربارِ شہنشاہِ زمن میں نہ صرف رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی بلکہ میرے اور نعت پڑھنے والوں کے دلوں میں نور آور کرنیں بھر دے گی۔

جاویدہ حبیب

حمدیہ اشعار

میری دھڑکنوں میں تیری شان ہے
تو رحیم ہے کہیں تو رحمن ہے

تو دیتا ہے اپنی محبت کی بھیک
ہر اک پھول پھل میں بھی پہچان ہے

گدائی تیرے در کی ہے بے مثال
زمانہ تیرا اپنا مہمان ہے

تو ہی شہ رگوں میں رواں ہے صباؔ
میں تیرا ہوں تو میرا ارمان ہے

✡ علیم صبا نویدی اور نعت گوئی

● پروفیسر محبوب باشاہ محبوب

علیم صبا نویدیؔ ٹمل ناڈو کے واحد فن کار ہیں جنھوں نے بڑی لگن اور محنت سے ہندوپاک کی ادبی تاریخ میں ایک ممتاز مقام و مرتبہ حاصل کرلیا ہے۔ علیم صباؔ جدید ادب کے نمائندہ فنکار ہیں اور ان کی شاعری کی عمر زیادہ سے زیادہ تیس ۳۰ سال کی ہوگی اس عرصہ میں اُنھوں نے جدید اصناف سخن خصوصاً 'سانیٹ'، 'ہائیکو'، 'بلانک ورس' وغیرہ میں نہ صرف بھرپور دسترس حاصل کی بلکہ ان اصناف میں بہت ہی کامیاب ترین تجربے کیے اور اپنے اُن کارناموں سے ٹمل ناڈو کی علمی و ادبی سرزمین کو ہندوپاک سے متعارف کرایا ہے۔ ٹمل ناڈو میں "سانیٹ" کی صنف کو اُردو ادب میں روشناس کرانے میں ڈاکٹر عزیز تمنائی کو جہاں اولیت حاصل ہے وہاں "سانیٹ" کو مستقل نعت کی شکل دینے میں علیم صبانویدیؔ کو بھی امتیازی مقام حاصل ہے۔ ان کی یہ خدمت اُردو ادب کی تاریخ میں آفاق گیر شہرت کی حامل ہے۔

نعت گوئی سہل نہیں ہے۔ اور ہر کسی کے بس کی بات بھی نہیں ہے، جب تک عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ سینے میں نہ لگی ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت و عقیدت نے دل میں اپنی جگہ متعین نہ کی ہو نعت میں اثر پذیری ناممکن ہے۔ مگر علیم صبانویدی کی نعتوں میں یہ دونوں صفات اپنی بھرپور وسعت اور گہرائی کے ساتھ موجود ہیں۔

علیم صبانویدی "آرکاٹ" کے ایک عارفانہ خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا سلسلہ دوھیال و ننھیال دونوں طرف سے روحانیت سے معمور ہے میرے خیال میں یہی روحانیت بصورت شعر و ادب ان کو ورثہ میں ملی ہے۔ ان کا دادھیال ٹمل ناڈو کے مشہور و معروف سادات حسینی سے تعلق رکھتا ہے اور ان کے نانا مدراس کے مشہور عارف پیر و مرشد شاہ محمد امین اللہ ین قادری شطاری فاروقی (المتوفی 1938ء) تھے۔ وہ اپنے وقت کے جید علماء میں سے تھے اور میرے والد بزرگوار حضرت نواب مولانا مولوی شاہ تجمل حسین قادری ایمان کوپاموی قدس سرہ (خلیفۂ حضرت شمس العلماء شاہ عبدالوہاب قادری، بانی مدرسہ باقیات صالحات، ویلور) کے قدیم رفقاء میں سے تھے جن سے راقم الحروف کو بھی نیاز حاصل تھا۔

میں نے اپنے طویل ادبی سفر میں بہت سے نعت گوشعراء کا کلام پڑھا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کا گہرا تاثر بھی قبول کیا ہے۔ مگر علیم صبانویدیؔ کے جدید لب و لہجہ میں کہی گئیں نعتیں مجھ پر بہت ہی اثر انداز ہوئیں۔ دل کی گہرائیوں میں اُتر کر خون دل کے ساتھ رگوں میں پھیلنے والی ان نعتوں کی تاثیر اور قلب و نظر کو معطر کرنے والی اس کی خوشبو نے مجھے علیم صبانویدیؔ کے نعتیہ کلام کو مرتب کرنے کی طرف مائل کیا۔ بالخصوص ان کی نعتوں میں لفظ نور کا ہمہ جہت استعمال اور اس کو لامحدود نورانیت نے مجھے ایک نئی بصیرت سے مالا مال کیا ہے۔

زیرِ نظر مجموعہ "ن" "نور السمٰوات" سے بہت پہلے مرتب ہوا تھا مگر اس کی پیش کش میں تاخیر چند ناگزیر حالات کی وجہ سے ہوئی تھی۔ الحمدللہ اب یہ انتخاب مکمل طور پر ترتیب پاچکا ہے۔ اس میں میں نے ہندوپاک کے مشہور و معروف ناقدین کے چند مضامین بھی افادیت عامہ کے پیش نظر شامل کرلیے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس انتخاب سے خوب مستفید ہوں گے اور شاعر و مرتب کے حق میں دعائے خیر کریں گے۔ (مطبوعہ نعتیہ مجموعہ "ن" 1995ء)

علیم صبا نویدی کی نعتیہ شاعری پر ایک طائرانہ نظر

پروفیسر سید نیاز احمد جمالی

جمالیہ عربک کالج چنئی

مشہور نقاد اور یکتائے روزگار شاعر عالیجناب حضرت علیم صبا نویدی صاحب زید کرمہ کا نعتیہ مجموعہ مسمّی بہ "انوارِ مدینہ" باصرہ نواز ہوا موصوف کی شاعری میں تکلف و تصنع کے بجائے اخلاص اور جذبۂ عشقِ مصطفیٰ کارفرما ہے۔ اس مبارک مجموعہ کی ہر تخلیق اس قابل ہے کہ اس کو بار بار پڑھا جائے تا کہ ایمان میں بالیدگی اور عشقِ نبوی میں قوت پیدا ہو۔

اس مجموعہ کی یہاں نعت کا مطلع بڑا دلکش اور فکر انگیز ہے رسول پاک ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر مومن کی خوشی و مسرت کی مکمل عکاسی کی گئی ہے۔

محمد مصطفیٰ آئے نویدِ زندگی آئی　　　　لہو میں تازگی آئی بدن میں روشنی آئی

نعت گو شاعر اس امید پر نعتیں تحریر کرتا ہے اِس خدمت سے رسول کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ نعت گوئی شفاعتِ مصطفیٰ کا موجب بنے گی اس جذبہ کو حضرتِ نوید صاحب کس قدر دلکش انداز میں واضح فرما رہے ہیں ذرا ملاحظہ کیجیے۔

نعت گوئی کا کرشمہ دیکھئے　　　　میری بخشش کی نشانی ہوگئی

ہر مومن کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وساطت کے بغیر خدا تک رسائی ناممکن ہے۔ اِس عقیدۂ ایمان کو حضرت علیم صبا صاحب کتنے احسن پیرایہ میں بیان فرما رہے ہیں، ذرا نگاہ بصیرت سے پڑھئے۔

جب محمد ﷺ کا نظارہ ہوگیا　　　　آسماں والا بھی ہمارا ہوگیا

اس شعر میں سلاست کے باوجود جلا کی معنویت پوشیدہ ہے جو اہل نظر پر عیاں ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کی دید اہلِ ایماں کی عید ہے، اِس جذبہ حبِ رسول کو حضرتِ نویدی صاحب نے بڑے ممتاز اور ادبی اسلوب میں نمایاں فرمایا ہے۔ جس کی نظیر شاید ہی کہیں نظر آئے

کچھ اس طرح سے ہوئی کائناتِ دل روشن　　　　نگاہ دیکھ رہی ہے کہ روبرو تم ہو

اگر حضرتِ بابائے اردو تاملناڈو علیم صبا نویدی زید مجدہ کے اِن نعتیہ اشعار پر خفیف و مختصر تبصرہ کیا جائے تو بھی ایک ضخیم کتاب وجود میں آجائیگی، طوالت سے پرہیز کرتے ہوئے میں اتنا ضرور عرض کرونگا کہ انوارِ مدینہ کا یہ نعتیہ مجموعہ اپنی انفرادی حیثیت رکھتا ہے جس کا مطالعہ اہلِ ایمان کے قلوب کی تسکین کا باعث ہے۔ مولائے قدیر موصوف کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور انھیں مزید دینی لسانی اور ادبی خدمات سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین۔ علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

بسم اللہ

علیم صبا نویدی کی روحانی نعت گوئی

پروفیسر احمد سجاد، رانچی، بہار

علیم صبا نویدی کی تنقید وتحقیق اور شعروشاعری اردو دنیا میں معروف ومقبول ہیں۔انہوں نے اپنی تحقیقی کاوشوں سے جنوبی ہند کی اردو نوادرات ہی نہیں اہم ترین فراموش شدہ شخصیات کو بھی منظرِ عام پر لایا۔معیاری شاعری کے علاوہ مختلف صنفوں میں کامیاب طبع آزمائی ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ نئی نئی ہئیتوں کو بھی آزمایا۔صنف نعت ہی میں ان کے کئی مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔تازہ نعتیہ مجموعہ ''اسم مبارک'' اس وقت میرے پیش نظر ہے۔جو تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے۔جو قطعات وغزلیات کے فورم میں ہے۔ویسے اس موضوعاتی صنف سخن کو اردو شعرانے تقریباً ہر ہیئت میں پیش کیا ہے۔جس کی کئی قسموں کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے۔مگر نعت کا فن بڑا نازک اور انتہائی مشکل ہے۔ورنہ عرفی جیسے عظیم شاعر کو اپنے ایک شعر میں یہ نہ کہنا پڑتا کہ

''اے عرفی جلدی مت کر یہ نعت کی شاہراہ ہے، یہاں تو قلم کو تلوار کی
دھار پر چل کر راستہ طے کرنا پڑتا ہے''۔

وجہ ظاہر ہے کیونکہ انسان کی مذہبی تاریخ میں انبیا ورسلؑ کے ساتھ ان کی قوموں نے متضاد ظالمانہ سلوک کر کے خود کو عذاب الٰہی میں مسلسل بتلا کیا ہے۔ بالآخر اللہ نے تمام انبیا پر ایمان کے باوجود ان کی تعلیمات کی لازماً پیروی کو منسوخ کر کے اپنے ایک آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری کتاب قرآن مجید کو نازل کیا۔

قوموں نے اپنے اپنے انبیا کو یا تو مسترد کر کے ان پر ظلم وستم کیا یا انہیں خدا کا بیٹا اور خدا ہی تسلیم کرلیا۔اسلام اور اس کی بنیادی کتاب قرآن پاک جس کی حفاظت کا خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذمہ لیا ہے۔اس کے پیروکاروں میں ایک یہودی عبداللہ ابن سبا نے مومن ومسلم کا بھیس بنا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ جیسے رجل صحابہ، بچازاد بھائی، داماد اور فاتح خیبر کی موجودگی میں انہیں ولی ونبی سے بڑھ کر خدائی حلول کا حامل گردانا۔اس فتنہ کے پھیلانے والوں میں ایک درجن سے زاید فتنہ ساز منافقوں کو زندہ جلانے کی سزا تک دینی پڑی۔

اردو نعت گوئی کی تاریخ میں بھی بعض شاعروں نے مبالغہ آرائی سے کام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا مرتبہ دے دیا ہے۔جس کی نکیر آج تک کی جارہی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اس طرح ارفع و

اعلیٰ، یہاں تک کہ وجہ تخلیق کائنات بھی خدا نے باور کرایا۔ جس سے سطحی احساسات و جذبات کے حاملین نے مبالغہ سے کام لے کر انہیں خدا ہی باور کرلیا۔

ے اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے — جو کچھ ہمیں لینا ہے، لے لیں گے محمدؐ سے

ے وہی جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر — اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر (معاذ اللہ)

ایسی بے اعتدالی اور مبالغہ آرائی علیم صبا نویدی کے یہاں ''اسم مبارک'' میں خال خال ہی ملے گی، البتہ حضورؐ کی نورانی شخصیت سے اپنی والہانہ محبت اور مشکل کشائی کو بڑے دل پذیر انداز میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کی ذات گرامی کی جو روحانی اور اخلاقی اہمیت ہے اسے مختلف پیرائے میں بڑی دلکشی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

ے آئینہ دار رحمت دنیا — شاہد نور عظمت دنیا

عکس نور حبیب کا صدقہ — قابل دید صورت دنیا

دامن مصطفیٰ صباؔ تھامو — ہے عبث فکر دولت دنیا

خود مسلمانوں کے درمیان ایک گروہ رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس کو سراپا نور تصور کرتا ہے اور ان کے سایہ تک کی نفی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں نور وظلمت کی ایسی ایسی نکتہ آفرینیاں کی جاتی ہیں کہ خدا خیر کرے۔ حالانکہ اگر غور کیجئے تو یہ پوری کائنات رنگ ونور سے معمور ہی نہیں اس کی تخلیق کا ایک شاہکار بھی ہے۔ جہاں نور وظلمت اور حق و باطل کی باہمی کشمکش ایک ازلی وابدی حقیقت بھی ہے۔ انسانی زندگی ازل ہی سے روشنی سے کسب فیض اور تاریکی سے گریز اختیار کرتی رہی ہے۔ بہت سے فلسفیوں اور روحانیوں کا خیال ہے کہ ارض وسما کا خالق بھی ایک نور ہی ہے۔ اللہ نور السموات والارض، الہامی صحیفوں کی بشارت یہ ہے کہ بہشتی زندگی کی سب سے بڑی نعمت دیدار نور الٰہی ہوگی۔ اس مسئلہ کو لے کر حاملین نور اپنے مخالفوں کو کافر تک گرداننے سے بھی نہیں جھجکتے۔ علیم صبا نویدی نے حضور ﷺ کی نورانی کیفیات کو انؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا اشاریہ بنا کے نظم کیا ہے۔ شاید ہی کوئی قطعہ یا غزل ہو جس میں نور کا کوئی نہ کوئی پہلو اجاگر نہ ہوتا ہو۔

ویسے اگر بغور دیکھا جائے تو شعری جوش اور عقیدت مندی کے وفور کے باعث علیم صبا نویدی بھی کبھی کبھی سیرتی حدود سے نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو چند اشعار:۔

؎ شہنشاہ کون و مکاں ہر طرف منور زمین و آسماں ہر طرف

؎ آئینہ دار رحمت دنیا شاہد نور عظمت دنیا

مگر اس طرح کے اشعار خال خال ہی ملیں گے۔ بقول مشہور نعت گو ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی:۔

"بعض ضعیف روایات کے سبب، شاعر رسولؐ حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ کے ایک شعر کے غلط متن اور اسی لیے غلط ترجمے کے سبب حضورؐ کی پوری خلقت، سایہ سے مبرا، غیر بشری جیسی فکری کجروی اور غیر محتاط تخیلات کی بازی گری کے نتیجے میں نوبت بااین جارسید۔"

بہرکیف اس ضمن میں ابوالمجاہد زاہد کی نعتیہ شاعری کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ ان کا تیسرا مجموعہ "ید بیضا" (مطبوعہ ۱۹۹۸ء) نے بھی اپنی نعتوں میں "نور، شمع، رونق طور، بارش نور، کتاب مبین و منور، دین روشن، آئینہ حق، مجلٰی مجلٰی، بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ جیسی ترکیبوں اور تلمیحوں کے ذریعہ حضور ﷺ کی صفات و شناخت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی شاہکار نعت کے چند اشعار علیم صبا کے بہت سے اشعار سے بڑی مماثلت رکھتے ہیں۔ بیشک انداز بیان دونوں حضرات کا اپنا اور منفرد ہے۔ ان کی اس نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

؎ جب حرا سے ہویدا ہوئی روشنی تیرگی چیخ اٹھی، روشنی روشنی

تیرا منکر کہاں؟ تیرا مومن کہاں؟ تیرگی تیرگی، روشنی روشنی

تیرے صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

پیروان محمدؐ کی کیا بات ہے زیست بھی روشنی، موت بھی روشنی

بہرحال علیم صبا کا یہ مجموعہ نعت رسول ﷺ کے حوالے اور واسطے سے تین موضوعات پر محیط اشعار دامن دل می کشد کا منظرنامہ پیش کرتے ہیں۔ اولاً اپنی ذات حقیر کا عزیز تر ہونا

؎ اللہ کا ہے فضل، شہ انبیا کا فیض جذبہ صبا نویدی کا مقبول عام ہے

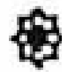
؎ آنکھوں کو روشنی ملی ہونٹوں کو چاندنی جب نعت شاہ دیں سے پرنور دل ہوا

دوسرے ذات اقدسؐ کے ظہور اور تعلیمات نے انسانیت کی تقدیر روشن و تابنک بنادی۔ اور تیسرے اپنے فکروفن کو مزید جلا بخشنے کی درخواست اور اس کی قبولیت:

ے آپ ہی کی دین میری شاعری — آپ سے فن کا ثمر شاداب ہے
ے قلم پر سایہ افگن ہوں محمدؐ — صبا کی بس یہی اک آرزو ہے

اس پورے مجموعے میں علیم صبا کی فصاحت زبان اور بلاغت بیان کے جادو سے اس کے قارئین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہیں نثر کی طرح نظم پر جو قدرت حاصل ہے اسے ہم بھی اللہ کی ''دین'' ہی سمجھتے ہیں۔ توقع ہی نہیں یقین ہے کہ نعت کا یہ مجموعہ عاشقان رسول کریم ﷺ کے لیے ایک بیش قیمت روحانی تحفہ ثابت ہوگا۔





محمدؐ مصطفیٰؐ آئے، نویدِ زندگی آئی
لہو میں تازگی آئی، بدن میں روشنی آئی

سمندر غیر سنجیدہ تھا، موجیں جاہلانہ تھیں
ہر اک شے کی طبیعت میں اچانک دلکشی آئی

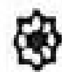
فضاؤں میں کراہیں تھیں سسکتی آدمیت کی
جہاں خلقِ عظیم آئے، سکوں کی لہر بھی آئی

شگوفوں کے لبوں پر اک سکوتِ بیکرانی تھا
تجلی نور کی لے کر شگوفوں میں ہنسی آئی

نبیؐ نے جب کہا لوگوں نے اپنے رب کو پہچانا
شعورِ ردِّ کفر آیا اور ان میں آگہی آئی

صداقت کا نظام آیا شرافت کا پیام آیا
رسولؐ محترم آئے، بہارِ دلکشی آئی

لہو احساس کا سویا ہوا تھا جسم کے اندر
نویدیؔ نعتِ احمدؐ کا وسیلہ تازگی آئی



عطر افشاں زندگانی ہوگئی
ذکرِ احمدؐ سے سہانی ہوگئی

مصطفائی نکہتوں سے ہر فضا
رحمتوں کی راج دھانی ہوگئی

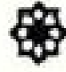
فیضِ شاہِ انبیاء دیکھے کوئی
خاکِ طیبہ جاودانی ہوگئی

نعت گوئی کا کرشمہ دیکھیے
میری بخشش کی نشانی ہوگئی

چار سو نورِ درودِ مصطفیٰؐ
پھیل کر محفل سہانی ہوگئی

مل گیا کملی کا سایہ کیا صباؔ
نیک نامی آسانی ہوگئی





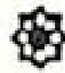
جس طرف مصطفیٰؐ نے دیکھا ہے
نورِ کعبہ فضا میں پھیلا ہے

پھول کلیوں کی قسمتیں جاگیں!
پُر فضا اُنؐ سے باغ سارا ہے

چومنے پاؤں شاہِؐ طیبہ کے
چاندنی کا جلوس اُترا ہے

وہ یقیناً مرا ہی سر ہوگا
آپؐ نے جس پہ ہاتھ رکھا ہے

تو نے نعتِ محمدیؐ میں صبؔا
خود کو اونچا بہت اُٹھایا ہے

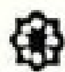


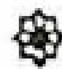
بارشِ نُور مرے گھر پہ ہوئی ہے کتنی
یہ نوازش بھی مقدر پہ ہوئی ہے کتنی

آپؐ کے نامِ مُبارک کی مہکتی برسات
وسعتِ فکر کے منظر پہ ہوئی ہے کتنی

آپؐ کے لطف وعنایات کی نُورانی نظر
منظرِ صبحِ معطر پہ ہوئی ہے کتنی

اے صبؔا سوچ بھی لے، ذرّہ نوازی کی پھوار
خشک احساس کی چادر پہ ہوئی ہے کتنی





بہ فیضِ شاہؐ مدینہ ہوا سفر روشن
دل و دماغ معطّر ہوئے نظر روشن

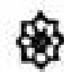
حضورؐ آپؐ کے سایہ میں آ کے بھید کھلا
ہے محوِ سجدہ تمنا بھی سر بہ سر روشن

دلوں کے آئینہ خانے میں کون اُترا ہے
کہ آرزو کے ہیں دیوار اور در روشن

طوافِ نورِ مدینہ کی بات کیا نکلی
قدم قدم سے ہوئی خواہش سفر روشن

ہر اک سمت اندھیرا تھا جسم کے باہر
چراغ خانۂ دل میرا تھا مگر روشن

شہِؐ اُمم کی نوازش ہے، شاہِ دیںؐ کا کرم
صؔبا نویدی کی ہے عمرِ مختصر روشن



گھر کا منظر برکتی ہونے لگا
نور آگیں، رحمتی ہونے لگا

سر زمینِ شاہؐ دیں پر آتے ہی
عشقِ احمدؐ ثروتی ہونے لگا

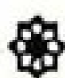
کیا مبارک ہر قدم ہے آپؐ کا
ذرّہ ذرّہ پربتی ہونے لگا

آپؐ کی چشمِ عنایت کیا ہوئی
خشک گل بھی نکہتی ہونے لگا

یہ درودِ مصطفیٰؐ کا ہے کمال
ہر کنواں اب شربتی ہونے لگا

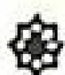
عشقِ احمدؐ کا عجب فیضان ہے
لو صؔبا بھی جنّتی ہونے لگا





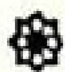
جب محمدؐ کا نظارہ ہوگیا　　آسماں والا ہمارا ہوگیا
کیا کہوں میں رحمتِ شاہ اُممؐ　　گھر کا گھر روشن ستارا ہوگیا
اک مبارک نام ہونٹوں پر لئے　　غم نصیبوں کا گذارا ہوگیا
مل گیا دامانِ احمد مل گیا　　بے سہاروں کا سہارا ہوگیا

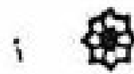
آتشِ عشقِ محمدؐ میں صبؔا
جلتے جلتے حق کو پیارا ہوگیا



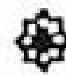
سایہ افگن چار سو ہے روئے انوارِ نبی　　ذرّہ ذرّہ سرفراز بوئے انوارِ نبیؐ
میری آنکھوں کی شعاعوں کا سفر ہے ناتمام　　کون لے جائے گا مجھ کو سوئے انوارِ نبیؐ
خاک نورانی، زمین و آسماں عنبر فشاں　　ہر کلی، ہر پھول میں خوشبوئے انوار نبیؐ
دھڑکنوں میں دوڑتی پھرتی لہو کی بوند کو　　ہر نفس ہے جستجوئے کوئے انوار نبیؐ

خامۂ فکرِ صبؔا پر شاہِ دیںؐ کا ہے کرم
اور دل میں موجزن ہے جوئے انوارِ نبیؐ

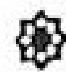


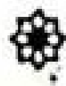


نصیب صبحِ بہاراں کا رنگ و بُو تم ہو
صبائے گلشنِ ہستی کی جستجو تم ہو
تمہاری ذات نے بخشا ہے زندگی کا شعور
کہ ذرّہ ذرّہ میں اب قوتِ نمو تم ہو
نہ ہوتے تم تو بدن خشک اپنا ہوجاتا
لہو کے پھول میں صد رنگِ آرزو تم ہو
کچھ اس طرح سے ہوئی کائنات دل روشن
نگاہ دیکھ رہی ہے کہ روبرو تم ہو
صباؔ نویدی کی تخلیق کے سفر کا نور
نگاہ و فکر میں بہتا ہوا لہو تم ہو



نگہِ مصطفیؐ سے روشن ہم
عاشقِ کبریا سے روشن ہم
شانِ خیر الوریٰؐ سے روشن ہم
ذکرِ نور الہدیٰؐ سے روشن ہم
ہر گھڑی، ہر نفس خدا کے گھر
سرورِ انبیاء سے روشن ہم
نقش پائے حبیبؐ کا صدقہ
صحبت رہ نما سے روشن ہم
ہے نویدیؔ یہ فیض شاہِ امم
مرشدوں کی دعا سے روشن ہم





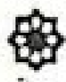
محمدؐ مصطفیٰؐ کے روئے انور کا ہے جلوا دل
مبارک آیتوں کی گود میں ہر لمحہ جاگا دل

سکوتِ بیکراں کی گرد میں لپٹا رہا برسوں
درودِ مصطفیٰؐ کی روشنی میں آج مہکا دل

دُعا مانگی نہ منت کی نہ دامن کو پسارا ہے
دَرِ اقدس پہ سر رکھ کر ہمیشہ رویا میرا، دل

مرے سینے کی قسمت تھی سراپا گرد آلودہ
محمدؐ کی محبت نے بنایا آبگینہ، دل

صبؔا اپنے مقدر کے سفر کی منزلیں ڈھونڈو
نبیؐ کے عشق میں آخر بنے، نورِ مدینہ، دل



دیدہ و دِل میں منوّر ہیں نبیؐ
آئینہ دار، مقدر ہیں نبیؐ

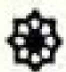
جلوہ ہائے ربِّ عالم دیکھنا
آنکھ میں منظر بہ منظر ہیں نبیؐ

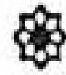
چار سو عکسِ تجلّی کی مہک
وسعتِ دل میں معطر ہیں نبیؐ

ہیں کہاں کس سمت بتلاؤں میں کیا
میرے باہر میرے اندر ہیں نبیؐ

میں سراپا آئینہ ہوں آئینہ
میرا فن اور میرا جوہر ہیں نبیؐ

میں صبؔا اک قطرۂ ناچیز ہوں
علم و عرفاں کا سمندر ہیں نبیؐ





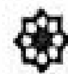
سانسوں سے دُعاؤں کا سفر کرنے لگا ہوں
اک ذات کے آئینہ میں گھر کرنے لگا ہوں

جس آنکھ کی گہرائی میں کونین کے اسرار
اُس آنکھ کے جلووں میں بسر کرنے لگا ہوں

فیضانِ رسولؐ عربی ہے یہ یقیناً
ہر دل کی نگاہوں میں اثر کرنے لگا ہوں

اس گنبدِ سرسبز پہ سر اپنا جھکا کر
اشکوں سے میں ہر سانس کو تر کرنے لگا ہوں

اوڑھے ہوئے کملی میں محمدؐ کی نویدؔی
ہے معرکۂ ضبط کہ سر کرنے لگا ہوں



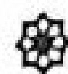
اسرارِ دوجہاں کا مقدر رسولِ پاکؐ
رعنائی حیات کا مظہر رسولِ پاکؐ

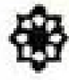
سانسوں کے ذکر کا ذرا جوہر بھی دیکھنا
باہر رسولِ پاکؐ ہیں اندر رسولِ پاکؐ

سجدہ کناں ہے اپنی ہر اک آرزو، جہاں
اس معبدِ حیات کا منبر رسولِ پاکؐ

مومن ہیں ہم کہ یہ ہے مُبارک قدم کا فیض
ہم آپؐ کے ہیں آپ کا گھر گھر رسولِ پاکؐ

اس کا بس ایک قطرہ مری شاعری صبؔا
عرفان و آگہی کا سمندر رسولِ پاکؐ





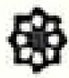
جذبۂ عشقِ محمدؐ کا اُجالا دِل میں   دو جہانوں کا سکوں نور کا ہالا دِل میں

جب سے سرکارِ دوعالم کا گزر دل میں ہوا   ایک اَن دیکھا سا منظر ہے نرالا دل میں

آپؐ نے دیکھ لیا، ناز ہے قسمت پہ مجھے   دور تک کوئی نہیں دیکھنے والا دل میں

ہر طرف ڈِتی سیاہی کے سوا کچھ بھی نہ تھا

آپؐ نے نور کا فوارہ اُچھالا دل میں



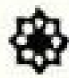
جب محمدؐ کا سہارا مل گیا   ڈوبتے کو اک کنارا مل گیا

قلبِ مضطر کو تھی جس کی جستجو   وہ سکوں پرور نظارا مل گیا

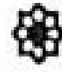
منزلوں کے راز مجھ پر کھل گئے   نقشِ پا جب سے تمہاراؐ مل گیا

شاہِ دیںؐ کا یہ نویدیؔ فیض ہے

رہبری کو اک ستارا[1] مل گیا

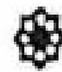


۱۔ پیر و مرشد مولانا خواجہ قدسی شاہ مدظلہ،



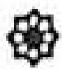
دو عالم کا نظارہ روبرو ہے نظر کو آپؐ ہی کی جستجو ہے
مرے ادراک و فن کی دھڑکنوں میں نہ جانے کس کا جلوہ، کس کی بُو ہے
شہِ عالم کے ہونٹوں کا تبسم یہ نورانی سفر جو کُو بہ کُو ہے
جو تخلیقی تجلّی میں ہے پنہاں وہ تصویرِ محمدؐ ہو بہو ہے
جلوسِ نُور اُترا ہے زمیں پر یہ کس کی مہربانی چار سو، ہے

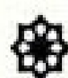
قلم پر سایہ افگن ہوں محمدؐ
صبا کی بس یہی اک آرزو، ہے



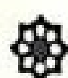
آنکھوں میں جب سے جلوۂ خیرالانام ہے ناکام زندگی کا سفر ہی تمام ہے
اُتریں سنبھل سنبھل کے فرشتے زمین پر بزمِ نبیؐ سجی ہے، ادب کا مقام ہے
ششدر ہے چاند تاروں کی نکلی ہوئی برات ہر پھول ہر شجر پہ محمدؐ کا نام ہے
کوئی بتائے کون ہیں وہ، اُن کا نام کیا؟ اک روشنی جو گھر میں مرے صبح و شام ہے
اوراق کی ہتھیلی پہ وہ ہے ''سدابہار'' جس کا ہر اک خیال نبیؐ کا غلام ہے

اللہ کا ہے فضل، شہِ انبیاء کا فیض
جذبہ صبا نویدی کا مقبولِ عام ہے

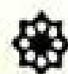


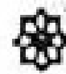


ہر آنکھ کو بینائی محمدؐ سے ملی ہے   سانسوں کو توانائی محمدؐ سے ملی ہے
ہر پھول کی قسمت ہے محمدؐ سے معطر   ہر باغ کو رعنائی محمدؐ سے ملی ہے
کیا اہلِ خرد فخر سے مہکیں گے زمیں پر   ہر عقل کو دانائی محمدؐ سے ملی ہے
اظہار کا احسان نہ لفظوں کا کرم کچھ   جذبات کو گہرائی محمدؐ سے ملی ہے
تہذیب ملوث تھی برائی میں نویدیؔ
انسان کو اچھائی محمدؐ سے ملی ہے



ہر دل میں، ہر دماغ میں خوش بوئے مصطفےٰؐ   ارض و سما کا نور بنا روئے مصطفےٰؐ
عیار ہے یہ ہوش اِسے پھینک دو یہیں   احساس لے چلا ہے چلو سوئے مصطفےٰؐ
آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضریٰ کی آرزو   دل کو یہی تلاش ملے کوئے مصطفےٰؐ
جس روز ختم ہوگا مری زیست کا سفر   نکلے گی میری سانس سے خوش بوئے مصطفےٰؐ
کیوں کر نہ لیں نویدیؔ معطر نصیب کو
جب چار سو مہکتے ہیں گیسوئے مصطفےٰؐ





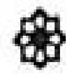
کیسا اٹوٹ آپؐ سے رشتہ ہے چاہ کا
روشن نصیب ہوگیا اپنی نگاہ کا

زخموں پہ مسکرا کے رکھا ہے انھوں نے ہاتھ
ہونے لگا ہے خوب اثر میری آہ کا

ہم تو تصوراتِ محمدؐ میں کھو گئے
سایہ بھی عطر بیز ہے زلفِ سیاہ کا

انسانیت کے گوہر نایاب کا ہے فیض
ہم کو وسیلہ مل گیا ان کی پناہ کا

دستِ نبیؐ سے پھول ملے یا خوشی کا نور
دامن بچھا دیا ہے صباؔ رسم و راہ کا



نعتِ نور محمدی کہیے
با ادب رُوحِ زندگی کہیے

نقش ہونے لگا جو سانسوں میں
اس کو درس پیمبری کہیے

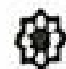
محوِ ذکر حبیبؐ ہیں آنکھیں
روح و جاں خاتم النبیؐ کہیے

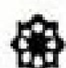
پتلیوں سے جو چھن رہی ہے اُسے
مظہرِ شانِ احمدیؐ کہیے

رازِ عشقِ نبیؐ نہ کھُل جائے
سوچ کر رمزِ آگہی کہیے

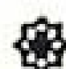
آپؐ کا ہی تو نام لیتے رہے
پھر کسے اپنی بندگی کہیے

آخری سانس پر پہنچ کے صباؔ
بعد اللہ، درود ہی کہیے





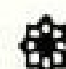
نبیؐ کے ذکر میں میرا سفر ہوا روشن　　دل و دماغ کا تاریک گھر ہوا روشن
خوشا نصیب کہ نورِ محمدیؐ کے طفیل　　مرے وجود، کا ویراں کھنڈر ہوا روشن
نگاہِ شاہِؐ عرب کی نوازشیں دیکھو　　بجھا بجھا سا چراغِ نظر ہوا روشن
سہارا دامنِ خیرالبشرؐ کا جب سے ملا
صبؔا کا نام یہاں سر بہ سر ہوا روشن

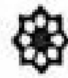


آپؐ کے پاس رہے ہم تو مقدر مہکا　　گوہرِ فکر کا پُرنور سمندر مہکا
ہے وہی منظرِ نورانی کا تابندہ نصیب　　آپؐ کے فیضِ مبارک سے جو منظر مہکا
عمر بھر کرتا رہا یادِ محمدؐ کا سفر
بعدِ مردن مرے اعمال کا دفتر مہکا



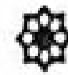
دوجہانوں کے نور آپؐ ہوئے　　یارِ ربِّ غفور آپؐ ہوئے
وہ بھی کرتا ہے آپؐ کی مدحت　　جس کے شیدا حضورؐ آپؐ ہوئے
سبز موسم کی دھڑکنوں کا صبؔا
نور آور ظہور آپؐ ہوئے





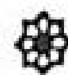
اک سفر ایسا ہے قرباں جس پہ ہوں لاکھوں سفر — ضوفشاں ہے حُسنِ احمدؐ رہ گزر میں دیکھنا
سر بہ سجدہ ہوگئے ہیں ماہ و انجم، کہکشاں — سرورِ کونین کے نوری سفر میں دیکھنا
کون سی قوت ہے پنہاں، جلوہ گر ہے کون وہ — نعتِ احمدؐ کے چمکتے ہر گھر میں دیکھنا

آسماں پر چاند بھی ہے محوِ حیرت اے صبؔا
کیا مبارک چاندنی ہے میرے گھر میں دیکھنا



ہر سمت گھر میں نورِ شہؐ انبیاء ہے آج — سب کے لبوں پہ ذکرِ حبیبِ خدا ہے آج
شام و سحر کا نور لئے کون آگیا — لطف و کرم کا چاروں طرف سلسلہ ہے آج
الفاظ عطر بیز ہیں، اظہار پُر اثر — میرے قلم پہ سایۂ شاہِؐ ہدیٰ ہے آج
شہرِ نبیؐ کی سمت اُٹھے ہیں مرے قدم — بھرپور خوشبوؤں سے مرا راستہ ہے آج

بختِ صبؔا نویدی پہ ہے شاہِؐ دیں کا فضل
پھر عرش کی بلندی پر فکرِ رسا ہے آج



❁

جب بھی ذکرِ رسولؐ ہوتا ہے　　رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
کچھ تو ہوتے ہیں بزم کے آداب　　اور کوئی اصول ہوتا ہے
میری آنکھوں کے سامنے ہر دم
نقشِ پائے رسولؐ ہوتا ہے

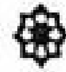
❁

قدرت کا کوئی راز چھپا ہو نہیں نہیں　　روشن ضمیر آپؐ سا کوئی کہیں نہیں
ماں باپ سے بھی سمجھئے افضل یہ پہلی شرط　　جو خم درِ نبیؐ پہ نہ ہو وہ جبیں نہیں
شہرِ رسولِؐ پاک میں چل کر تو دیکھئے
کیا چار سو مناظرِ خلدِ بریں نہیں

❁

نورِ احمدؐ چھپا ہے سینے میں　　آ گیا لطف اور جینے میں
جسم ہندوستاں کی نذر ہوا　　آنکھ پہنچی مری مدینے میں
ہر نفس ہے صبؔا نویدی اب
عکسِ یادِ رسولؐ سینے میں

❁



آپؐ آئے ہیں تو کفر کی ظلمت تباہ ہے
آوارہ قوتوں کے لئے انتباہ ہے

دل میں بڑا سکون ہے ذکرِ رسولؐ سے
اب ذہن نکھرے فکر کی آماجگاہ ہے

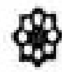
اک نور جس کا ماخذ و منبع ہے زندگی
آنکھوں میں پتلیوں کا سفر گاہ گاہ ہے

موجودگی میں آپؐ کی انوار کا نزول
اور آپؐ کے بغیر اُجالا سیاہ ہے

سوچوں میں چند نیکیاں بھر دیجئے حضورؐ
لفظوں کی قسمتوں میں ابھی تو گناہ ہے

کیا شان آپؐ کی ہے کشش آفریں صبؔا
باطل کی دشمنی میں بھی پوشیدہ چاہ ہے

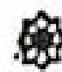
یہ مدحتِ رسولؐ، یہ ذکرِ شہِ اممؐ
بس اے صبؔا نویدی یہی زادِراہ ہے

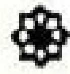


سردارِ کائنات مرے گھر بھی آیئے
خوابیدہ جو بڑا ہے مقدر جگایئے

شاہوں کے طمطراق کا کیا ذکر اس جگہ
یہ بزمِ شاہِ دینؐ ہے سب بھول جایئے

دیوار و در خموش نظارے بھی دم بخود
وہ آگئے، ردائے عقیدت بچھایئے





ہونٹوں پہ جب رقم ہوا قرآنِ مصطفےٰ
روشن دلوں کو کر گیا عرفانِ مصطفےٰ

آنکھوں کی کائنات منور ہے اس لئے
پیشِ نظر ہے ہر گھڑی فرمانِ مصطفےٰ

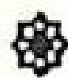
گردوں بھی جھک کے چومتا ہے اس زمین پر
نقشِ قدم کو آپ کے، کیا شان مصطفےٰ

نُوری گہر کی بارشیں کیوں کر نہ چھت پہ ہوں
ہر اینٹ جب ہے گھر کی ثنا خوانِ مصطفےٰ

تکمیل کائنات کے باعث ہوئے حضورؐ
ہر اک جہانِ دل ہوا قربانِ مصطفےٰ

سوچوں کو مل گیا ہے سفر خوش گوار سا
کیسے ادا ہو ہم سے یہ احسانِ مصطفےٰ

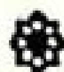
دنیائے تخت و تاج نہیں چاہئے صبا
تا عمر میں رہوں یونہی دربانِ مصطفےٰ

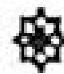


نورِ احمدؐ جلوہ افگن ہے یہاں
دو جہاں کا حسن، روشن ہے یہاں

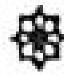
آسمانی آیتوں کے فیض سے
ذرہ ذرہ آج گلشن ہے یہاں

فیضِ شاہِ دیںؐ سے فکرِ صبا
آسمانِ فن پہ روشن ہے یہاں

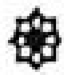




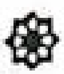
کتنے روشن ضمیر نکلے ہم مصطفائی فقیر نکلے ہم
منزلِ نورِ اسمِ اعظم تک جستجو کی لکیر نکلے ہم
چوم کر دستِ سید لولاکؐ
چار سو بے نظیر نکلے ہم

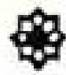


حُسنِ احمدؐ کی تجلی ہے نگاہوں میں ابھی نور ہی نور ہے احساس کی راہوں میں ابھی
قہر برسائے زمانہ تو ہمیں ڈر کیا ہے ہم ہیں محفوظ محمدؐ کی پناہوں میں ابھی
میرے سرکارؐ مجھے وقت نہ چھیڑے گا ابھی
سانس ہے محوِ سفر آپؐ کی چاہوں میں ابھی

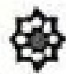


میں جو سرشار بے خودی میں ہوں جلوہ گاہِ محمدیؐ میں ہوں
نقش پائے رسولؐ آنکھوں میں میں مقاماتِ آگہی میں ہوں
اپنے مرشد کی تھام کر انگلی
میں مدینہ کی ہر گلی میں ہوں

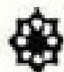




رب عالم کی ذات، میں تنہا شاہدِ شش جہات، میں تنہا
نور ہی نور، اوّل و آخر مظہرِ کائنات میں تنہا
میری فکر و نظر کے ہاتھوں میں ایک نادیدہ ہاتھ میں تنہا
میری سانسوں کے آسمان تلک سجدہ گاہِ ثبات، میں تنہا
ہے اُفق تا اُفق تجلّی اک
ماہ و انجم صفات، میں تنہا



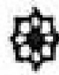
دونوں عالم میں محمدؐ کا سفر افضل ہے جس سے پُرنور ہے دنیا وہ نظر، افضل ہے
رب عالم نے بنایا تھا جسے اپنا حبیبؐ اُس شہنشاہ کا آنکھوں میں ہے گھر افضل ہے
جس میں خوشبوئے محمدؐ کا خزانہ ہے بھرا عشق احمدؐ میں گرفتار وہ سر، افضل ہے
پھول پتوں کو تلاوت کی مہک دے کے صبا
جو کرے ذکرِ محمدؐ وہ شجر، افضل ہے





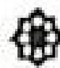
نورِ احمدؐ سے سرفراز ہوئے مصطفائی گہر نواز ہوئے
اپنی سانسوں کے چند سجدے بھی مظہر جوہرِ نماز ہوئے
شاہ طیبہ کا یہ بھی اک اعزاز نقش اپنے بھی سمت ساز ہوئے
خوش نصیبی سے ان کا قرب ملا ان سے کچھ راز اور نیاز ہوئے

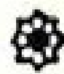
آپؐ کے نور میں نہا کے صباؔ
مظہرِ فکر پاک باز ہوئے



سلسلہ در سلسلہ مجھ سے ہے رشتہ آپؐ کا نقش ہے یوں دیدہ و دل میں سراپا آپ کا
آپؐ کے قدموں کی برکت سے ہے نورانی زمیں ہر طرف کون و مکاں میں نور پھیلا آپ کا
لب کی دیواروں پہ روشن آپ کا اسمِ جمال آنکھ کی دہلیز پر رخشندہ جلوا آپؐ کا
زندگی کے زاویہ روشن سے روشن تر ہوئے میری سانسوں سے بندھا ہے جب سے ناتا آپ کا
قسمتیں کاغذ کی چمکیں، لفظ نور آور ہوئے فکر کی پوروں سے جب بھی نور ٹپکا آپ کا
اوج پر پہنچا ز ہے قسمت اُجالوں کا نصیب رونق عالم نے پایا نوری چہرا آپؐ کا

سوچ مہکی، چاندنی افکار کی پھیلی صباؔ
صیقلِ ادراک سے جب عکس جاگا آپؐ کا





وہ پُر انوار چہرا اور ہی ہے
جسے آنکھوں نے دیکھا اور ہی ہے

بہ ظاہر آؤ شہرِ مصطفےٰ میں
بہ باطن ملنے والا اور ہی ہے

درودوں سے منوّر میرے گھر میں
گہر افشاں سویرا اور ہی ہے

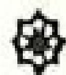
نگاہِ مصطفےٰ کا ہے کرشمہ
مرے اندر اُجالا اور ہی ہے

ہوا دیوانہ جب وہ مصطفےٰ کا
مزہ آشفتہ سر کا اور ہی ہے

وسیلے یوں تو ہیں لاکھوں مگر اک
محمدؐ کا وسیلہ اور ہی ہے

بہ باطن مصطفائی فکر لے کر
خودی میں ڈوب جانا اور ہی ہے

علیم الدین دنیادار نکلے
صبؔا کا اُن سے ناتہ اور ہی ہے



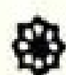
اک نورِ مصطفےٰ ہے نگاہوں میں دیکھنا
میں آج بھی ہوں اُن کی پناہوں میں دیکھنا

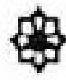
میں چل رہا ہوں سوئے مدینہ بصد خلوص
خوشبو کہاں ہے آئی ہے راہوں میں دیکھنا

میں ذکر آپ کا کروں، ہوں آپؐ سامنے
اتنی کشش ضرور ہے، چاہوں میں دیکھنا

میں خاکِ ہند، پوششِ خیرالوریٰ کی دھول
ہے منظرِ حبیب، نگاہوں میں دیکھنا

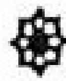
عشقِ محمدیؐ کا یہ فیضان ہے صبؔا
میں سجدہ زن ہوں، نعت کی باہوں میں دیکھنا





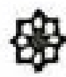
رحمتوں کی سند، شاہِ دیں مصطفیٰ　　لامکانی کی حد، شاہِ دیں مصطفیٰ
ذہن و دل روشنی، جسم و جاں روشنی　　سر بہ سر مستند، شاہِ دیں مصطفیٰ
تابِ نظارہ کیا جرات دید کیا　　نوری رُخ، نوری حد، شاہِ دیں مصطفیٰ
اک تہی دست کو اور کیا چاہیے　　اُس کی خوشیوں کی حد، شاہِ دیں مصطفیٰ
نور باراں ہوا، عطر آگیں ہوا　　میرا کنجِ لحد، شاہِ دیں مصطفیٰ
اک گنہگار میں شافعِ حشر آپ　　کیجیے گا مدد، شاہِ دیں مصطفیٰ

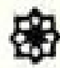
بس نویدی کی ہے اتنی سی آرزو
کردیں روشن خرد، شاہِ دیں مصطفیٰ



جس گھر پہ میرے نام کی لکھی گئی شناخت　　اُس گھر کو فیضِ شاہِ امم نے ہی دی شناخت
چھونے کو نیکیوں کے فرشتوں کے پاؤں بھی　　سچائیوں نے اوڑھ لی ہے آپ کی شناخت
نورِ محمدیؐ کے خزانے جہاں کھلے　　آئی وہاں پہ نور کی مہکی ہوئی شناخت

اُنگلی پکڑ کے سرورِ کونین کی صبا
سج دھج کے آج نکلی ہے میری نئی شناخت





جلوہ گاہ عالم میں بے خودی سی طاری ہے　　آمدِ شہ بطحٰہ نور کی سواری ہے

آئینہ نما سینہ، ذہن و دل منور ہیں　　وردِ اسم نورانی یوں لبوں پہ جاری ہے

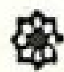
سر بہ سجدہ سورج ہے، بارگاہِ اقدس میں　　افتخار ہے کتنا کیسی خاکساری ہے

یہ تفکر تاباں کیوں نہ عرش کو چھولے　　بارگاہِ احمدؐ میں میرا فن بھکاری ہے

سائبان ہے مکّی، در دریچے ہیں مدنی　　ہم نے اپنی تنہائی اس طرح سنواری ہے

بحر مدحتِ احمدؐ، کیوں نہ ہو گہر افشاں　　انگلیوں کی پوروں سے جب درود جاری ہے

سر پہ نیک لمحوں کے تاج آپؐ نے رکھا
تا ابد صبؔا ان کی ہر سو تاجداری ہے



حُب رسول پاک سے نورانی شہرِ دل　　بے مثل رحمتوں سے ہے رحمانی شہرِ دل

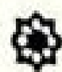
آیاتِ مصطفائیؐ کی خوشبو کو چوم کر　　لوبان سا ہے گلشنِ قرآنی شہرِ دل

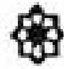
اپنی نگاہِ نور سے کچھ بھیک دیجئے　　مانگے ہے روشنی کی فروانی شہرِ دل

ایسے سبک خرام ہوا ذکر مصطفٰےؐ　　شہرِ نسیم بن گیا لاثانی شہرِ دل

تمثیل اپنی آپ بساطِ وجود پر　　فیضِ حبیب پاک سے لاثانی شہرِ دل

عشقِ محمدیؐ میں عقیدت سے جان دے
مانگے ہے اب صبؔا سے بھی قربانی شہرِ دل





زندگی جب سے ہوئی ہے آشنائے مصطفٰیؐ
ہوگیا ہوں میں سراپا اک گدائے مصطفٰیؐ

کس کے خاطر عالمِ امکاں کا ہے یہ اہتمام
ہم سمجھتے ہیں کہ سب کچھ، ہے برائے مصطفٰیؐ

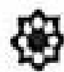
تیرگی کی بھیڑ سے باہر نکلنا ہے مجھے
میرے آگے ضوفشاں ہے نقشِ پائے مصطفٰیؐ

ایک میں لاکھوں مسائل لڑکھڑاتے ہیں قدم
آسرا دینے مجھے تشریف لائے مصطفٰیؐ

مسجد و منبر میں اس کو قید کیوں کرتے ہیں لوگ
گونجتی ہے دونوں عالم میں صدائے مصطفٰیؐ

میری اپنی پتلیاں اُن پتلیوں میں ڈوب جائیں
زیرِ لب جن پتلیوں میں مسکرائے مصطفٰیؐ

بعدِ رحلت بھی صباؔ کو آپؐ سے اُمید ہے
کون ہوگا حشر میں اُس کا سوائے مصطفٰیؐ



ہمارے سامنے ہے روز و شب جلوا محمدؐ کا
مہکتی رحمتیں ہیں سر پہ ہے سایہ محمدؐ کا

ہماری ہی نظر دونوں جہاں میں بخت آور ہے
ہماری پتلیوں میں نقش تابندہ محمدؐ کا

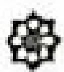
خدا نے اُنگلیوں کو بولنے کی قوتیں کیا دیں
جہانِ فکر و فن میں نور ہے چمکا محمدؐ کا

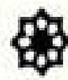
جلوس ذکرِ شاہِ دیں ہمارے لب سے کیا نکلا
مسلط دل کی دھڑکن پر رہا نغمہ محمدؐ کا

مرے ظاہر کے ہر گوشے میں نور آور تجلی ہے
ہے دل کے آئینے میں نقش اک نقشہ محمدؐ کا

نہ کیوں پھر اپنی ہی آنکھوں کے بوسے لے لئے جائیں
نویدیؔ ان میں ہے ہر دم بسا چہرا محمدؐ کا

پھر اس کے بعد جو انجام ہو مجھ کو گوارا ہے
قیامت میں رہے بس سامنے میرا محمدؐ کا





نور سے بھی اک نور ہے جاگا صلّے اللہ علیہ وسلم
نورِ حق ہے نورِ طٰہٰ صلّے اللہ علیہ وسلم

منظر پس منظر کا دھوکا، ہر پتلی میں آپؐ سراپا
آپ کی صورت، آپ کا جلوا صلّے اللہ علیہ وسلم

آئینے میں کیا رکھا ہے آئینہ میں دیکھوں بھی کیوں
آنکھوں میں ہے آپ کا چہرا صلّے اللہ علیہ وسلم

ایک نگاہِ لطف و عنایت، بھیک فقیرِ ہند کو دے دیں
بند ہے کب سے دل کا دریچہ صلّے اللہ علیہ وسلم

یہ توفیق عطا ہو سب کو، اور جئیں تو ایسے جئیں سب
اُن کی سانسیں، اُن کا وظیفہ صلّے اللہ علیہ وسلم

غیریت کو چھوڑ چکا ہوں، خود کو خود سے جوڑ چکا ہوں
لیکن آپؐ سے رشتہ سچا صلّے اللہ علیہ وسلم



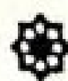
محوِ ذکر محمدیؐ ہے نظر
درِ احمدؐ کو دیکھتی ہے نظر

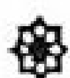
کششِ عشق کی ہے یہ تاثیر
دید کا فیض پا رہی ہے نظر

ذہن و دل ہوگئے ہیں نور فشاں
سوئے لولاک جب اُٹھی ہے نظر

میری آنکھوں کی دیکھئے معراج
شاہِ دیں سے گلے ملی ہے نظر

آپؐ کا سامنا سرِ محشر
لب ہیں خاموش، اور جھکی ہے نظر





انسانیت کا خُلق کا، معیار آپؐ ہیں
سچ پوچھئے تو سب کے نگہدار آپؐ ہیں

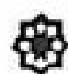
ہیں آپؐ ہی تو باعثِ تخلیقِ کائنات
نورِ ازل کا جلوۂ شہکار آپؐ ہیں

ہیں آپؐ ہی کے فیض سے ہو سو تجلیاں
ہر کائناتِ دل میں گہر بار آپؐ ہیں

ہر راہ بر کو آپؐ کی ہے رہبری نصیب
ہر راستے ہے نور کا مینار آپؐ ہیں

کیا ذکر آپؐ کا میں کروں نورِ کائنات
کل انبیاء میں افضل و سردار آپؐ ہیں

خوشبوئے نور دینے کے قابل ہوں اور کو
فکرِ صبؔا میں صرف ضیا بار آپؐ ہیں



سارا عالم تھا رسالت آشنا
دل ہوا میرا ولایت آشنا

ظلمتوں کا جبر مجھ پر بے اثر
نوری کرنوں سے میں رحمت آشنا

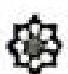
میری اپنی پتلیوں سے ہو گیا
منظر دیدار، لذت آشنا

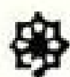
مدحت شاہ امم سے ہو گئے
میرے ذہن و دل بصیرت آشنا

سرفراز نورِ احمدؐ دل مرا
اور آنکھیں ہیں کہ سیرت آشنا

یہ فنائے مصطفےٰؐ کا فیض ہے
ہے مہذب، قومِ وحشت آشنا

نعت کی ٹھنڈک صبؔا کے آس پاس
کب ہوا موسم تمازت آشنا





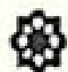
سانسوں کی کائنات معطر نبیؐ سے ہے
آئینۂ حیات کا جوہر نبیؐ سے ہے

ہے جس کے آگے منظرِ ہستی سیاہ فام
تابندہ پتلیوں کا مقدر نبیؐ سے ہے

فیضانِ مصطفائیؐ کی یہ شان دیکھئے
دونوں جہاں میں نور کا منظر نبیؐ سے ہے

ہے بارگاہِ فن میں تجلی شاہِ دیں
اور مرکزِ شعور کا دفتر نبیؐ سے ہے

نازاں ہے سرفرازئ افکار پر علیم
اس کی بلند فکر کا گوہر نبیؐ سے ہے



نام نوری، ذات نورانی، گھرانہ نور کا
آپ کی قدموں کی برکت ہے زمانہ نور کا

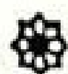
میرے ہونٹوں پر نمایاں ہے تجلی آپؐ کی
میرے حصے میں جو آیا آب و دانہ نور کا

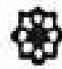
آئینہ بھی دیکھتا ہے اپنا چہرہ جھانکر
پتلیوں میں ہوگیا جب سے ٹھکانہ نور کا

رازہائے زندگی سینہ بہ سینہ کھل گئے
بن گیا میں بھی سراپا اک خزانہ نور کا

میں فضائے نور آگیں کی طرف جونہی بڑھا
گنگنایا سوچ کے لب پر ترانہ نور کا

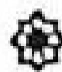
لمحہ لمحہ ہے جہاں، فکرِ نویدیؔ سجدہ ریز
وہ مقامِ آگہی ہے، آستانہ نور کا





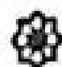
تمنا لے چلی سوئے محمدؐ زہے قسمت ملا کوئے محمدؐ
جہانِ فکر و فن بھی ہیں معطر جہاں بکھرے ہیں گیسوئے محمدؐ
یہی نقشِ جمالِ کبریا ہے تجلی آفریں روئے محمدؐ
مکان و لامکاں جنت بداماں سراپا نور، خوشبوئے محمدؐ

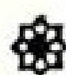
یہ اپنی اپنی قسمت ہے نویدیؔ
کہاں کس کو ملی کوئے محمدؐ



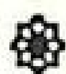
مرے ہاتھوں میں دولت مصطفائیؐ مری تحریریں، صورت مصطفائیؐ
وہاں تک منظرِ خلدِ بریں ہے جہاں تک ہے نبوت مصطفائیؐ
ہمارے شہرِ دل پہ روز و شب ہے دعاؤں کی حکومت مصطفائیؐ
یہ کس کا گھر ہے اتنا خوبصورت ہے ہرسو نور، جنت مصطفائیؐ
مرے سر پہ کسی دن میرے مولا ہو دستارِ فضیلت مصطفائیؐ
لگا کر سرمۂ نورِ محمدؐ بنا لے تو طبیعت مصطفائیؐ
طوافِ سبز گنبد کرتے کرتے ادھر آئی ہے نکہت مصطفائیؐ

صباؔ کی نعت اور عرشِ بریں پر
یقیناً ہے عنایت مصطفائیؐ

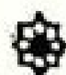


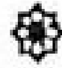


سر مسند ہے جلوا مصطفائی نظر سنتی ہے خطبہ مصطفائی
یہ دنیا آپ کے قدموں کی خواہاں ملا ہے کس کو رتبہ مصطفائی
ہیں آنکھیں بند مری اور روشن تصور میں ہے چہرا مصطفائی
معطر ہوگیا ہے سارا کمرہ مرا اپنا ہے پسینا مصطفائی
دروروں سے منور میری سوچیں
تخیل ہے سراپا مصطفائی



نعت احمدؐ کا سفر شاداب ہے مل گئے ہیں آپؐ، سر شاداب ہے
بھیک ہے یہ آپؐ کے دربار کی دامنِ حسنِ نظر شاداب ہے
ہے معطر جس میں احمدؐ کی شبیہ وہ وظائف کا شجر شاداب ہے
جس کی منزل آپ ہی بس آپ ہیں فکر کی وہ رہ گذر شاداب ہے
آپ ہی کی دین میری شاعری
آپ سے فن کا ثمر شاداب ہے





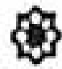
لہو کی رنگتیں نکھری ہوئی ہیں
ہر اک سو نکہتیں نکھری ہوئی ہیں

مدینے کی فضا، قربت نبیؐ کی
نمازوں کی رُتیں نکھری ہوئی ہیں

نبیؐ کی سبز گنبد پر برستی
جمالی رحمتیں نکھری ہوئی ہیں

مدینے کا ارادہ کر ہی لیجئے
سفر کی صورتیں نکھری ہوئی ہیں

مہکتا ہے جہانِ نعت گوئی
صباؔ کی شہرتیں نکھری ہوئی ہیں



مصطفائی سرور آنکھوں میں
رحمتوں کا ظہور آنکھوں میں

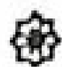
آپؐ ہی آپؐ کا یہ صدقہ ہے
جاگتا ہے شعور آنکھوں میں

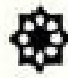
پتلیوں نے شہادتیں دی ہیں
آپؐ ہی کا ہے نور آنکھوں میں

روز و شب خوب ہی جھلکتا ہے
نورِ حبِّ حضور آنکھوں میں

ہے یقیں آپؐ کی شفاعت کا
خوفِ یوم النشور آنکھوں میں

مرتبہ ہو فزوں نویدیؔ کا
آپؐ ہوں گے ضرور آنکھوں میں



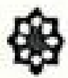


میرے خامہ کی دھڑکن رسولِ خداؐ
آپ رعنائی فن رسولِ خداؐ

جس میں سرسبز پودوں کی عمریں بڑھیں
وہ اُمیدوں کا آنگن رسولِ خداؐ

سبز گنبد کے جلووں سے ہونے لگیں
میری آنکھیں بھی روشن رسولِ خداؐ

تاج رکھ دیجئے اب نویدیؔ کے سر!
اس کا ہر طور احسن رسولِ خداؐ



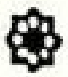
آپؐ سے رشتہ مرا مضبوط ہے
اب تو میری ہر دعا مضبوط ہے

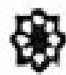
نعتِ احمدؐ کا سفر قرطاس پر
اُنگلیوں کا حوصلہ مضبوط ہے

ہوگیا محفوظ اک اک واقعہ
سلسلہ در سلسلہ مضبوط ہے

ساری دنیا دیکھ لی ہے گھوم کر
آپؐ ہی کا آسرا مضبوط ہے

ہر سرِ مغرور جھکتا ہے یہاں
اس جگہ کس کی انا مضبوط ہے





مصطفائی دھڑکنیں سینہ تمام
رحمتیں ہی رحمتیں سینہ تمام

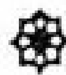
ذکرِ احمدؐ بن گیا وجہِ سکوں
کل تلک تھیں اُلجھنیں سینہ تمام

آپؐ کی یادوں کا نورانی سماں
کیا کہیں کس سے کہیں سینہ تمام

شہ رگوں میں جھوم اُٹھیں شادابیاں
بھر گئی ہیں راحتیں سینہ تمام

آپ کے الطاف کا اعجاز یہ
نعمتیں ہی نعمتیں سینہ تمام

ہے صباؔ کی یہ گذارش آپؐ سے
نورِ ایماں بھر ہی دیں سینہ تمام



میرے خامہ کی دھڑکن ہیں شاہِ اُمم
نیک شفاف درپن ہیں شاہِ اُمم

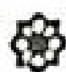
جس میں سرسبز پودوں کی عمریں بڑھیں
وہ اُمیدوں کا آنگن ہیں شاہِ اُمم

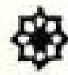
میری آنکھوں کے درپن کی چاروں طرف
آپؐ ہی آپؐ روشن ہیں شاہِ امم

جس کی کرنوں سے روشن ہوئی کائنات
نور افروز گلشن ہیں شاہِ امم

رہبری کے لئے مل گئے ہیں مجھے
میری منزل کا درشن ہیں شاہِ امم

کیوں نہ ہوگی مہک میرے افکار میں
میری سوچوں کا دامن ہیں شاہِ اُمم





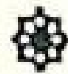
وقت محوِ سفر نعت خوانی میں ہے
دو جہاں کی نظر نعت خوانی میں ہے

سبز گنبد پہ سایہ فگن آسماں
نیند سے جاگ کر نعت خوانی میں ہے

نقش ہے میرے دل پر درودِ نبیؐ
فکر زیرِ اثر نعتِ خوانی میں ہے

دل کو لے جانے والی مدینے کی سمت
نور کی رہ گذر نعت خوانی میں ہے

کس قدر وہ مقدس فضا ہے صباؔ
جس کی دلکش سحر نعت خوانی میں ہے



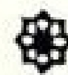
اپنی آنکھوں میں نُور رکھ لینا
مصطفائی سرور رکھ لینا

چند لمحات سبز گنبد پر
یہ دلِ ناصبور رکھ لینا

عشق نامعتبر سہی میرا
آپؐ کا ہوں، حضور رکھ لینا

آپؐ کی دید کی پناہوں میں
میرے فن کا شعور رکھ لینا

عاشقِ مصطفےٰؐ ہوں میرا نام
اپنے لب پر ضرور رکھ لینا



شاہِ ارض و سما، شاہِ کون و مکاں　　سرورِ ذہن و دل، مالکِ جسم و جاں
نورِ قلب و نظر، روشنیِ زباں
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

سب کے احساس اور دھڑکنوں پہ لکھا　　دستِ انوار سے چاہتوں پہ لکھا
دیدہ و دل کی سب سرحدوں پہ لکھا
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

مہتمم بن گیا خالقِ دوجہاں　　ذرہ ذرہ ہے عالم کا تسبیح خواں
ایک ہی نام ہے ہر طرف ضوفشاں
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

کتنی سانسیں معطر ہوئیں آپؐ سے　　کتنی بوندیں سمندر ہوئیں آپؐ سے
قسمتیں بھی منوّر ہوئیں آپؐ سے
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

سبز گنبد نگاہوں کی راحت بنا　　جس کے سائے میں ہر لمحہ جنت بنا
ساری دنیا کے حق میں وہ رحمت بنا
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

تیز تر ہوگئی میری ہستی کی لَو　　آپؐ سے پھوٹی نورانی صبحوں کی پَو
ہوگئی ہے جواں میری سوچوں کی ضَو
مصطفےٰ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفےٰ

آپؐ کی رحمتوں کا سفر ہر طرف　　آپؐ ہی آپؐ نورِ نظر ہر طرف

خوشبوئیں آپؐ کی سر بہ سر ہر طرف

مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

زندگی کو نئے رنگ کیا کیا دئے　　آرزوں کو آہنگ کیا کیا دئے

نیک نامی کو فرہنگ کیا کیا دئے

مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

رکھ دئے میں نے لب آپؐ کے نام پر　　لب کے اُٹھتے ہی میں نے بچھادی نظر

ہر طرح میں نے چومے منور گہر

مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

قدس کے وسعتوں میں سمویا ہوا　　آپؐ کا نور ارض و سما نے لیا

ذرہ ذرہ جہاں کا معطر ہوا

مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

آپؐ کے فیض سے سب ہوئے فیض یاب　　کھل گئے ہیں مبارک اُمیدوں کے باب

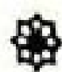
آپؐ کے واسطے سے ہیں سب کامیاب

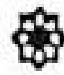
مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

ہر طرف نیکیاں سر اُٹھانے لگیں　　قدس کی چادریں لہلہانے لگیں

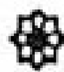
کتنی سچائیاں مسکرانے لگیں

مصطفیٰؐ شاہِ دیں، شاہِ دیں مصطفیٰؐ

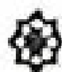




مصطفائی آرزو سینے میں ہے　　نیک حسرت باوضو سینے میں ہے
اک مبارک روشنی سانسیں تمام　　ایک انمٹ رنگ و بو سینے میں ہے
ایک آئینہ ہے دل کے روبرو　　پھر بھی کس کی جستجو سینے میں ہے
ہر نفس لب پر درود مصطفےٰ　　نور نامہ ہو بہ ہو سینے میں ہے
جھک گئی ہے سب فرشتوں کی نظر
عشق احمد باوضو سینے میں ہے



سر میں احمدؐ کا سفر میرا نصیب　　برکتوں کی رہ گزر میرا نصیب
سرور کونین کا نورانی ہاتھ　　آج بھی ہے میرے سر، میرا نصیب
مصطفائی روشنی کا فیض ہے　　سرخوشی سے تر بہ تر میرا نصیب
التفاتِ شاہِ دیں بھی خوب ہے　　دوجہاں کا دیدہ ور میرا نصیب
ہوں مزارِ بوئے احمدؐ کا فقیر　　منزلیں، پیشِ نظر میرا نصیب
نقشِ التفاتِ احمدؐ میرا فن
نیک نامی کا گہر میرا نصیب



یہ دنیا مصطفائی ہوگئی ہے
غریبوں کی بھلائی ہوگئی ہے

غمِ عشقِ نبیؐ کا ہے فیضاں
سکوں پرور جدائی ہوگئی ہے

نگاہِ التفات نورِ احمدؐ
فقیرو کی کمائی ہوگئی ہے

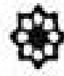
غبار آلود تھی یہ ساری دنیا
درودوں سے صفائی ہوگئی ہے

محمدؐ کے زباں کی خوش بیانی
زبانِ کبریائی وگئی ہے

شہنشاہِ امم کی تھام اُنگلی
بہت سجدہ نمائی ہوگئی ہے

نبیؐ کی انفرادی کوششیں تھیں
کہ وسعت مند اکائی ہوگئی ہے

نبیؐ کے عشق کی خوشبوں ہے اس میں
پُرانی چار پائی ہوگئی ہے



سرورِ ارض و سما، نورِ نبوت پہ سلام
شانِ محبوب خدا، محسنِ امت پہ سلام

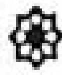
نطق و گویائی میں بھی حدِ ادب لازم ہے
رحمتِ شاہ عربؐ آپ کی سطوت پہ سلام

جلوہ فرما ہے ہر اک سمت رسالت کی ضیا
نورِ لولاک کی پھیلی ہوئی رحمت پہ سلام

گلشن دہر یہاں جس کے سبب سے مہکا
ہے اُسی شاہِ امم، شاہِ نبوتؐ پہ سلام

ذرے ذرے میں ہے پُر نور نظاروں کا سماں
حق کے دلدار کی پُرنور عنایت پہ سلام

جس کے سایہ میں نویدؔی کا سخن روشن ہے
ہے اسی گوہرِ نایاب کی عظمت پہ سلام



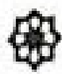
اس شہنشاہِؐ عرب، دین کے رہبرؐ پہ سلام
سرورِ کون و مکاں، نور کے پیکر پہ سلام

ذرے ذرے میں ہوئے جلوہ فگن آپؐ اور آپؐ
آپؐ کے لطف و عنایات کے جوہر پہ سلام

ہر سو کونین میں پھیلی ہے تجلّی، خوشبو
آپؐ کے روئے منوّر پہ، معطّر پہ سلام

راحتِ قلب و نظر، راحتِ دین و دنیا
دونوں عالم کے شہنشاہِؐ مقدر پہ سلام

باادب اب کے جھکی ہیں مری سانسیں بھی صبؔا
شاہِؐ مکہ پہ، مدینہ کے پیمبر پہ سلام



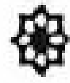
مصطفائی خزانہ ملا کس کو ہے
برکتی آب ودانہ ملا کس کو ہے

میرے اندر چراغی سفر تھا یہاں
رحمتی آستانہ ملا کس کو ہے

فقیری نسب کا عجب فیض ہے
راحتوں کا ٹھکانہ ملا کس کو ہے

یادِ فیض نبیؐ کا کرم ہے صبؔا
نور کا آشیانہ ملا کس کو ہے

جس کے اندر دعائی سفر تھا نہاں
رحمتی آستانہ ملا جس کو ہے



شاہِ دیںؐ، نورِ رحمتؐ پہ لاکھوں سلام
آفتابِ رسالتؐ پہ لاکھوں سلام

نورِ شمعِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جانِ روزِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

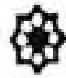
جس سے دُنیا و دیں ہیں منوّر اُسی
تاجِ دارِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

جو ہیں خیرالوریٰؐ، جو ہیں خیرالاممؐ
شاہِ دیںؐ و ہدایت پہ لاکھوں سلام

جو ہے اُمّی لقب، جو ہے اعلیٰ نسبؐ
اُس شہنشاہِؐ اُمت پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے عقدہ کُھلا زیست کا
ہے اُسی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

عاشقِ مصطفیٰؐ ہے تُو پڑھ اے علیم
دونوں عالم کی دولت پہ لاکھوں سلام



ANWARE MADINA

HAMD -O- NAAT KA MAJMUOA

ALEEM SABA NAVEEDI B.A.Alig

Compiled By

Dr. JAWEEDA HABEEB

ڈاکٹر جاوید اقبال (لاہور)

✡ اردو شاعری میں نئے تجربے

(علیم صبانویدی کا ایک نیا کارنامہ)

کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو شاعری میں اتنے نئے تجربے ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ جن کے بارے میں عام علم بہت کم ہے۔ اس اعتبار سے آپ کی تصنیف بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ نئے تجربے سے انسان اتفاق کرے یا نہ کرے وہ کانوں یا نظروں پر بھاری ہوں یا ہلکے ہوں بہر صورت تجربے ہیں۔ ہم پرانے ادب کے پرستار گو نئے ادب سے غیر مانوس ہی سہی مگر اسے اجنبی نہ سمجھنا چاہیے۔ ان نئے تجربوں میں کئی "شہ پارے" ایسے ہیں جو اپنا تاثر چھوڑتے ہیں۔ (۷، اکتوبر ۲۰۰۲)

پروفیسر گوپی چند نارنگ

✡ تمل ناڈو کے مشاہیر ادب

تمل ناڈو کے شعرا اور ادبا کے خدمات کا جہاں بھی ذکر آئے گا۔ اس اہم کتاب سے کوئی صرف نظر نہ کر سکے گا۔ یہ ایک تاریخی صحیفۂ ادبی ہے آپ کی یہ ادا بھی خوب ہے کہ صلے و ستائش سے بے نیاز اپنا ادبی کام کیے جا رہے ہیں۔ باقی سب نقش بازی ہے، جس میں اچھے اچھے لگے ہیں۔ گوشۂ علیم صبانویدی سے اس کتاب کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

پروفیسر آل احمد سرور

✡ اردو غزل اور علیم صبانویدی

مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ جنوبی ہند میں علیم صبانویدی جیسا خوش گوار اور خوش فکر اردو کا شاعر موجود ہے۔ جس کے یہاں نئی حسیت اور فن کے روایات کے ساتھ گہری وابستگی بھی موجود ہے۔ کلام جان دار بھی ہے اور طرح دار بھی۔ علیم صبانویدی نے صرف اس دور کے معروف اور مقبول موضوعات کی عکاسی ہی نہیں کی ہے بلکہ ذاتی فکر اور ذاتی تجربہ کو شعری جامہ پہنایا ہے۔ صبانویدی کی غزلوں کی پچی آواز اور شگفتہ اسلوب نے مجھے خاصا متاثر کیا ہے۔

PRINTED AT
TAMILNADU URDU PUBLICATION,
CHENNAI-05

انوارِ مدینہ نعتوں کا مجموعہ علیم صبانویدی